سوال

زانی مرد اور زانیہ عورت کا توبہ کیے بغیر نکاح صحیح نہیں

جواب

لحمد للہ.

ورت یا زانی مرد کا نکاح اس وقت تک صحیح نہیں جب تک وہ توبہ نہ کر لے، اور اگر عورت یا مرد توبہ نہیں کرتا تو اس کا نکاح صحیح نہیں ہوگا.

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

"زانی مرد سوائے زانیہ عورت کے یا مشرکہ عورت کے کسی اور سے نکاح نہیں کرتا، اور زانیہ عورت زانی مرد یا مشرک کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتی، اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے "النور (3).

س آیت کا سبب نزول اس حکم کو اور بھی زیادہ واضح کر دیتا ہے سنن ابوداود میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

بو مرثد غنوی رضی اللہ تعالی عنہ مکہ سے قیدیوں کو اٹھا کر لایا کرتے تھے، اور مکہ میں ایک بدکار اور زانیہ عورت تھی جس کا نام عناق تھا، وہ ان کی دوست تھی.

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں عناق سے شادی کر لوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی :

"اور زانی عورت سوائے زانی یا مشرک مرد کے کسی اور سے نکاح نہیں کرتی"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی اور کہنے لگے : تم اس سے نکاح مت کرو"

ر (2051) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

ن ابوداود کی شرح "عون المعبود" میں لکھا ہے :

س میں دلیل ہے کہ کسی بھی شخص کے لیے ایسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں جس سے زنا کا اظہار ہو چکا ہو، اور اس کی دلیل مندرجہ بالا حدیث میں اس آیت کا ذکر ہے جس آیت کے آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :

"اور یہ مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے"

تو یہ حرمت میں صریح ہے "انتہی

عدی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

ہے کہ زنا زانی شخص کو بھی ذلیل کر کے رکھ دیتا ہے، اور جو شخص زنا کرے اس کی عزت کو خاک میں ملا دیتا ہے، اور یہ ایک ایسی سزا ہے جو کسی اور گناہ کی نہیں، بتایا یہ گیا ہے کہ زانی مرد صرف زانی عورت سے ہی نکاح کرتا ہے جو اس کی حالت کے مناسب ہوتی ہے، یا پھر مشرکہ عورت سے جو نہ تو قیامت پ

زانیہ عورت بھی اسی طرح زانی یا مشرک مرد کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتی :

"اور مومنوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے"

مومنوں پر حرام ہے کہ وہ زانی مرد یا پھر زانی عورت سے نکاح کریں.

ور آیت کا معنی ہے کہ :

بھی زناکاری کرتا ہو اور اس سے توبہ نہ کرے اور نکاح حرام ہونے کے باوجود نکاح کر لے تو پھر یا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کا پابند نہیں ہے تو یہ مشرک کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا، یا پھر وہ اللہ اور اس کے احکام کی پابندی کرتا ہے اور اس کے زانی کا علم ہونے کے باوجود وہ اس سے نکاح کر ر

عورت سے نکاح حرام ہونے کی یہ واضح دلیل ہے جب تک وہ توبہ نہیں کرتی اس سے نکاح حرام ہے، اور اسی طرح زانی مرد سے بھی جب تک وہ توبہ نہ کرے نکاح کرنا حرام ہے کیونکہ خاوند کا اس کی بیوی اور بیوی کا اس کے خاوند سے مقارنہ اور ملاپ تو سب سے شدید ملاپ ہے.

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

لو،

للہ عزوجل نے اسے اس لیے حرام کیا ہے کہ اس میں بہت عظیم قسم کا شر پایا جاتا ہے اور پھر اس میں قلت غیرت بھی ہے، اور اولاد کی نسبت بھی جو کہ خاوند نہ تھے، اور پھر زانی تو اپنی بیوی کی عفت و عصمت کا خیال نہیں کریگا کیونکہ وہ تو خود کسی دوسرے سے تعلق رکھتا ہے "انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں ایسے ہی کہا ہے :

ں زانیہ عورت سے نکاح کی حرمت کا اعتقاد رکھنے کے باوجود زانیہ سے نکاح کرے تو اس نے حرام عقد نکاح کیا کیونکہ وہ اس کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھتا تھا، اور حرام عقد نکاح بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہوا ہی نہیں، اس لیے اس کو بیوی سے مباشرت کرنا اور میل ملاپ وغیرہ کرنا حلال نہیں تو اس حالت

نی عورت سے نکاح کرنے کی حرمت کا انکار کرتا ہو اور اسے حلال کہے تو یہ شخص اس حالت میں مشرک ہوگا، کیونکہ اس نے اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ چیز کو حلال کیا ہے، اور اس نے اپنے آپ کو اللہ کے ساتھ شرع بنانے والا اقرار دیا ہے، اور جو شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی زانی مرد سے کرتا ہے اس۔

د (698/2).

اور شیخ محمد بن ابراہیم اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی سرابراہی میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا فتوی بھی یہی ہے (یعنی زانی عورت سے نکاح کی حرمت کا) .

م (135/10) اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (383/18).

ر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

بحانہ وتعالی نے زانیوں کی سزا کا حکم دیا تو مومون پر ان سے نکاح کرنا حرام کر دیا، تاکہ ان سے بائیکاٹ ہو اور اس وجہ سے کہ ان میں جو گناہ اور برائیاں پائی جاتی ہیں ... تو اللہ سبحانہ وتعالی نے بتایا کہ ایسا تو صرف وہی کرتا ہے جو خود زانی ہو یا پھر مشرک .

یونکہ مشرک میں تو ایمان ہی نہیں جو اسے فحاشی اور بدکاری سے اور بدکار سے مجامعت میں مانع ہو.

زانی شخص کا فسق وفجور اسے اس بدکاری کی دعوت دیتا ہے چاہے وہ مشرک نہیں بھی ہے ....

اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ برائی اور برے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کی جائے جب تک وہ اپنی اس بدکاری پر قائم ہیں اور یہی چیز زنا میں بھی پائی جاتی ہے ..

اللہ سبحانہ وتعالی نے مردوں میں یہ لگائی ہے کہ وہ عفت وعصمت والے ہوں خفیہ دوستیاں اور بدکاری کرنے والے نہ ہوں چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

"اوران (عورتوں) کے علاوہ دوسری عورتیں تمہارے لیے حلال کی ہیں یہ کہ تم انہیں مہر دو اور عفت وعصمت اختیار کرنے والے ہو نہ کہ بدکاری کرنے والے "

یہ ایسا معنی ہے جس سے غافل نہیں رہنا چاہیے؛ کیونکہ قرآن مجید بالنص اسے بیان کیا اور فرض کیا ہے .

رہا مسئلہ زانیہ عورت کے نکاح کا تو حنبلی فقہاء اور دوسروں میں اس میں بات کی اور اس میں سلف کے آثار بھی ملتے ہیں چاہے فقہاء کا اس میں تنازع اور اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود جو اسے مباح قرار دیتا ہے اس کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں جس پر اعتماد کیا جا سکے " انتہی

ی (316/15).

ور ایک جگہ بیان کیا کہ :

کا نکاح اس وقت تک حرام ہے جب تک وہ توبہ نہ کرلے، چاہے اس سے ہو جس نے اس سے زنا کیا یا کسی اور سے، بلاشک وشبہ یہی صحیح ہے، اور سلف اور خلف میں سے ایک گروہ کا مسلک بھی یہی ہے جن میں امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ شامل ہیں ...

ب وسنت اور متعبر دلائل بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں، اور اس میں سب سے مشہور سورۃ النور کی یہ آیت ہے جس میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

مرد زانیہ یا مشرکہ عورت کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتا، اور زانی عورت زانی یا مشرک مرد کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتی، اور یہ مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے "

اور سنت نبویہ میں اس کی دلیل ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالی عنہ کی عنقا کے متعلق حدیث ہے " انتہی

ی (110/32).

اور جو شخص اس میں مبتلا ہو جائے اور توبہ کرنے اور اپنے اس جرم پر نادم ہونے اور آئندہ اس جرم کی طرف کبھی واپس نہ پلٹنے کا عزم کیے بغیر نکاح کرلے تو اسے توبہ کرنے کے بعد یہ نکاح دوبارہ کرنا ہوگا.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

85335